دنیا کے ہر کونے میں بسنے والے احمدیوں کا اخلاص و وفا نا قابل مثال ہے۔ گو کہ اظہار کے طریقے مختلف ہیں اور ہندوستان کے اس حصّہ (کیرالہ) کے احمدیوں کے اخلاص و وفا کے اظہار کا بھی اپنا ایک طریق ہے۔

احمدیوں کی گرمجوشی اور خوشی اور خلافت سے محبت کا اظہا صرف اور صرف اس لئے ہے کہ یہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے وہ رسّی ہے جس کو پکڑ کے ہم نے آگے بڑھتے چلے جانا ہے اور اپنی منزل مقصود تک پہنچنا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔

اس تعلق اور اس جذبہ کو نہ صرف کبھی آپ نے مرنے نہیں دینا بلکہ اس میں ہر روز اضافہ کی کوشش کرنی ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدائے واحد و یگانہ کی عبادت اور نیک اعمال ایک مومن کے لئے انتہائی ضروری ہیں۔

اب آپ کو اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کے ماننے کی توفیق دی ہے تو اس پیغام کو ایک خاص کوشش اور جدوجہد کے ساتھ آگے پہنچائیں

(کالی کٹ (کیرالہ۔انڈیا) میں پہلی بار خلیفۃ المسیح کا ورود مسعود اور خطبہ جمعہ جو ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست تمام عالم میں نشر کیا گیا۔ کیرالہ کے احمدیوں کے اخلاص و وفا کا تذکرہ اور عبادات اور نیک اعمال میں ترقی اور بدعات و غلط رسومات سے بچنے اور دعوت الی اللہ کے میدان میں خصوصی جدوجہد کرنے کی اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ مورخہ 28/نومبر 2008ء بمطابق 28/نبوت 1387 ہجری شمسی
بمقام بیت القدوس۔کالی کٹ۔کیرالہ (انڈیا)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّا كَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے آج مجھے ہندوستان کے اس علاقے میں بھی آنے کی توفیق دی۔2005ء میں جب مَیں قادیان آیا تھا اُس وقت بھی کیرالہ کے بعض مخلصین کا اصرار تھا کہ کیرالہ بھی ضرور آئیں لیکن حالات ایسے تھے کہ اس وقت فوری طور پر پروگرام نہیں بن سکتا تھا۔مَیں نے اس وقت ان سے کہا تھا کہ آئندہ انشاء اللہ آنے کی کوشش کریں گے۔سو اللہ تعالیٰ نے آج محض اپنے فضل سے اس بات کو پورا کرنے کی توفیق دی۔یہ بالکل حقیقت ہے کہ جب تک انسان خود کسی چیز کا مشاہدہ نہ کرلے اس کے بارہ میں جو بھی معلومات ہوں صحیح طرح ان کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔مَیں اس بات پر اللہ تعالیٰ کا اور بھی زیادہ شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں آ کر آپ لوگوں سے ملنے اور آپ لوگوں کے اخلاص و وفا کو دیکھنے کا موقع عطا فرمایا۔گو اس صوبہ کے،اس علاقہ کے جتنے بھی لوگوں سے مَیں قادیان یا لندن میں ملا ہوں انہیں اخلاص و وفا سے پُر ہی پایا ہے لیکن یہاں آ کر جماعت کو دیکھ کر اور ہر مرد،عورت، بچے، بوڑھے، جوان کو دیکھ کر اور ان کے اخلاص و وفا کے معیار کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر فضلوں کا جو اندازہ ہوا ہے وہ آپ لوگوں سے ملنے کے بغیر نہیں ہوسکتا تھا۔

ہمارے ساتھیوں میں سے کوئی کہہ رہا تھا کہ ان میں انڈونیشین احمدیوں کی طرح کا ڈسپلن اور اخلاص ہے۔کوئی کہہ رہا تھا کہ افریقنوں کی طرح کا اخلاص ہے، گو کہ افریقنوں کے اخلاص کے اظہار میں جوش بھی بہت نمایاں ہوتا ہے۔لیکن مَیں کہتا ہوں کہ دنیا کے ہر کونے میں بسنے والے احمدیوں کا اخلاص و وفا ناقابل مثال ہے گو کہ اظہار کے طریقے مختلف ہیں اور ہندوستان کے اس حصّہ کے احمدیوں کے اخلاص و وفا کے اظہار کا بھی اپنا ایک طریق ہے۔یہ حصّہ جو قادیان سے ہزاروں میل دور ہے، اس حصّہ میں رہنے والے احمدیوں میں سے شاید بڑی تعداد ایسی ہو جنہوں نے براہ راست خلیفہ وقت سے پہلی مرتبہ ملاقات کی ہو۔لیکن بوڑھوں، جوانوں، بچوں کی آنکھوں میں پہچان اور جذبات کا ایک خاموش اظہار کہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ

الصلوٰۃ والسلام کے بعد جاری کردہ نظام خلافت سے محبت و وفا کے جذبے کو ختم کرنے میں روک بن سکے، اسے مَیں نے دیکھا ہے۔

یہ سب کچھ حیرت میں ڈال دیتا ہے کہ کیا ان جذبات کے اظہار کے بعد بھی دوسرے مسلمانوں کو شک ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور بھیجے ہوئے نہیں ہیں؟ جماعت کی بڑی مسجد شہر کے مرکز میں ہے اور آتے جاتے لوگ احمدیوں کی گرمجوشی اور خوشی کو دیکھ رہے ہیں، خلافت سے محبت کا اظہار ہو رہا ہے اور یہ صرف اور صرف اس لئے ہے کہ یہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے وہ رسّی ہے جس کو پکڑ کے ہم نے آگے بڑھتے چلے جانا ہے اور اپنی منزل مقصود تک پہنچنا ہے۔ اور ہماری منزل مقصود کیا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔ مرتے دم تک وہ کام کئے جانا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو آسان بنانے والے ہوں۔ وہ کام کرتے چلے جانا ہے جو اللہ کے رسول ﷺ کی کامل اطاعت کا حامل بنانے والے ہیں۔ وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے جو آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق، زمانے کے امام اور مسیح موعود اور مہدی موعود ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

پس جس جذبہ کا اظہار مَیں نے دیکھا کہ کس طرح یہاں کے احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کی وجہ سے آپ کے نظام خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھتے ہیں اس کو قائم رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے اور اس کو اسی صورت میں قائم رکھا جا سکتا ہے جب ہم اس بنیادی مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنے والے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہماری زندگی کا بنیادی مقصد ہے۔

آنحضرت ﷺ کی پیروی اور اطاعت ہماری زندگیوں کا نصب العین ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر وہ معیار حاصل کرنا جن کی آپ علیہ السلام نے ہم سے توقع کی ہے، ہمارا ہدف یا ٹارگٹ ہونا چاہئے۔ ورنہ اگر یہ نہیں تو خلافت کے متعلق ترانے پڑھنا اور نظمیں پڑھنا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

لوگ دنیاوی لیڈروں سے بھی جذباتی تعلق اور عقیدت رکھتے ہیں۔ دنیاوی مقاصد کے لئے بھی قربانیاں دیتے ہیں۔ لیکن کتنے ہیں جو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے، اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی خاطر قربانیاں دیتے ہیں۔ جو لوگ بظاہر یہ قربانیاں دیتے نظر آتے ہیں، یہ سب نام نہاد قربانیاں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیم کے خلاف ہیں اور ان علماء اور لیڈروں کے پیچھے چل کر کرتے ہیں جو خود

کسی ایسے رہنما کو چاہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہو اور وہ اس زمانے میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ان کے علاوہ کوئی نہیں۔ پس حقیقی قربانی کا شعور اور مقاصد کے حصول کے لئے راہیں متعین کرنا صرف احمدی کے ہی نصیب میں ہے اور اس کے علاوہ ہر احمدی کو اس تعلیم کو سمجھتے ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے قرآن اور سنّت کی روشنی میں پیش فرمائی، اپنانے اور اس پر قائم رہنے کی کوشش کرنی چاہئے تبھی ہم سچے اور حقیقی احمدی کہلانے کے قابل ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

''یادرکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے جن میں کوئی غیر شریک نہیں۔ کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے۔ اس لئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں۔ سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھا، ہنسی، کینہ وری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بدخیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور، خود پسندی، شرارت، کج بحثی، سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا''۔ یعنی راستبازوں کا معجزہ آسمان سے ملے گا۔ ''جب تک وہ طاقت بالا جو تمہیں اوپر کی طرف کھینچ کر لے جائے، تمہارے شامل حال نہ ہو اور روح القدس جو زندگی بخشتا ہے تم میں داخل نہ ہو تم بہت ہی کمزور اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہو۔ اس حالت میں نہ تو تم کسی مصیبت کا مقابلہ کر سکتے ہو نہ اقبال اور دولتمندی کی حالت میں کبر اور غرور سے بچ سکتے ہو''۔

آپؑ نے فرمایا: ''تم اَبْنَاءُ السَّمَآء بنو نہ اَبْنَآءَ الْاَرْض۔ اور روشنی کے وارث بنو نہ کہ تاریکی کے عاشق تا تم شیطان کی گزرگاہوں سے امن میں آجاؤ''۔ (کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 45)

پس یہ وہ اعلیٰ معیار ہے، وہ ٹارگٹ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دیا ہے۔ انسان کمزور واقعہ ہوا ہے، زندگی میں اونچ نیچ ہوتی رہتی ہے اس لئے اس ٹارگٹ کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ایک احمدی کو مسلسل کوشش اور جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی مدد کے لئے اور ان اعلیٰ اخلاق کے حصول کے لئے طریقہ بھی بتادیا اور وہ ہے اللہ تعالیٰ سے صاف ربط پیدا کرنا۔ ایک خالص تعلق پیدا کرنا۔ اور وہ کس طرح پیدا ہوتا ہے؟ وہ اسی صورت میں پیدا ہوگا جب ہم اپنے مقصد پیدائش کو ہمیشہ سامنے رکھنے والے ہوں گے اور وہ مقصد پیدائش خدا تعالیٰ نے ہمیں خود بتادیا اور فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) کہ مَیں نے جنوں اور انسانوں کو

صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس یہ ایک بہت بڑا مقصد ہے۔ اگر اس مقصد کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہو کر حاصل کرنے کی کوشش ہم کرتے رہیں گے تو اُن اَعمال کے نہ کرنے کی طرف بھی توجہ رہے گی جن کی نشاندہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے۔ اور ان نیک اعمال بجالانے کی طرف بھی توجہ رہے گی جن کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ ہم معاشرے کے حقوق ادا کرنے والا بنانے والے ہوں گے اور پھر یہ اعمال ہمیں مزید اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنائیں گے۔ اور پھر خلافت کی نعمت کا بھی انہی لوگوں سے وعدہ ہے جو اعمال صالحہ بجالانے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے شرک سے بکلّی پاک اور اس کے عبادت گزار ہیں۔

پس اگر ہم نے اس انعام کو اپنے پر جاری رکھنا ہے جس کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی، تو اپنے مقصد پیدائش کو یاد رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عبادت کے لئے جو راستے ہمیں بتائے ہیں اور جو طریق ہمیں سکھایا ہے اس میں سب سے اہم پانچ وقت نمازوں کی ادائیگی ہے۔ پس ہر عورت، مرد، بچہ، بوڑھا ہمیشہ یاد رکھے کہ اگر اس کی پانچ وقت کی نمازوں کی حفاظت نہیں اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا نہیں، تو نہ ہم اعمال صالحہ کے اُس معیار کو حاصل کرنے والے ہو سکتے ہیں جو ہمیں بتائے گئے ہیں اور نہ انسان اللہ تعالیٰ کے اُن انعامات سے حصہ لے سکتا ہے جو عبادت کے ساتھ مشروط ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں:

''سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو''۔ (کشتئ نوح۔ روحانی خزائن۔ جلد 19 صفحہ 15)

پس اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد تقویٰ سے متعلق سب سے بڑی شرط نمازوں کی ادائیگی ہے اور نمازوں کی ادائیگی اس طرح نہیں کہ جیسے کوئی بوجھ سر سے اتارا جا رہا ہے کہ جلدی جلدی ختم ہو اور پھر جا کر اپنے دنیاوی کاموں میں مشغول ہو جائیں۔ نہیں، بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم خدا کو دیکھتے ہو۔ اب دیکھیں جب ہم کسی بڑی ہستی کے سامنے پیش ہوتے ہیں تو ایک خوف ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جو سب سے بالا ہستی ہے اس کی عبادت کرتے ہوئے جب ہم یہ سوچ رکھیں گے کہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہے ہیں تو کس قدر ہماری خوف کی حالت ہوگی اور یہی حالت ہے جو خالص عبادت گزار بناتی ہے۔ لیکن چونکہ ہر

ایک میں یہ حالت ایک دم پیدا نہیں ہوسکتی اس لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نماز پڑھتے ہوئے اگر یہ حالت نہیں کہ تم سمجھو کہ خدا کو دیکھ رہے ہو تو کم از کم یہ خیال کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ وہ خدا جو سب طاقتوں کا مالک ہے، جو دلوں کا حال جانتا ہے۔ جب یہ خیال ہوگا کہ وہ سب طاقتوں والا خدا ہمیں دیکھ رہا ہے تو اُس کی عبادت کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ اس طرح خالص ہو کر عبادت کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی جو خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے والی ہوگی۔ ہم اپنی نمازوں کی اس طرح حفاظت کرنے والے بنیں گے جو دنیاوی لذات، دنیاوی کاروبار، دنیاوی مقاصد کو ثانوی حیثیت دے رہے ہوں گے۔ اور یہ چیز ہے جو ہمیں اَبْنَاءُ السَّمَاء بنائے گی اور یہی چیز ہے جو ہمیں اس مقام پر لانے والی ہوگی جس سے ہم حقیقی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شمار کئے جانے والے بنیں گے۔ یہ باتیں اس لئے نہیں بیان کی جارہی ہیں کہ جن لوگوں کو یہ حالت میسر نہیں آتی وہ مایوس ہو کر ایک طرف بیٹھ جائیں کہ ہم تو یہ معیار نہ حاصل کر سکتے ہیں اور نہ ہم نے کیا ہے اس لئے ہم جماعت سے باہر ہو گئے۔ بلکہ یہ وہ اعلیٰ معیار ہیں جن کے حصول کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ آگے بڑھنے والی جماعتوں کے لئے ہمیشہ بڑے ٹارگٹ مقرر ہوتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل اور برکتیں پہلے سے بڑھ کر نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (الاعراف :157) کہ میری رحمت ہر ایک چیز پر حاوی ہے۔ پس ہم جو حاصل کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مل رہا ہے اور نیکیوں میں آگے بڑھتے چلے جانے کا ہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ پس یہ نہ سمجھیں کہ جو حاصل نہیں کر سکتے یا نہیں کیا تو مایوس ہو گئے۔ بلکہ بڑھتے چلے جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے آگے بڑھاتا چلا جائے گا۔ اور پھر من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان انعاموں اور فضلوں کے ہم وارث بن رہے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے لئے مقدر فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایسے لوگ بھی بہت ہیں جو عبادتوں کے معیار حاصل کرنے والے ہیں۔ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نفل پڑھنے والے ہیں۔ جماعت کے لئے دعائیں کرنے والے ہیں۔ تقویٰ پر قدم مارنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی وجہ سے جماعت پر پھر مجموعی لحاظ سے فضل فرماتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کے افراد کی اکثریت کو اس معیار پر دیکھنا چاہتے ہیں جو آپؑ نے بیان فرمایا ہے تاکہ جماعت کے ہر فرد کا اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا ہو جائے۔ ہر فرد جماعت وہ فیض پانے والا بنے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے پاتے ہیں۔ جتنا زیادہ ہر فرد جماعت کے تقویٰ کا معیار بڑھے گا اتنی جلدی ہم احمدیت کے غلبہ کے نظارے دیکھنے والے ہوں

گے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اپنے ماحول میں ان نیک اعمال کی وجہ سے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے ہم دوسروں کو بھی اپنی طرف کھینچنے والے ہوں گے۔ ہماری ان عبادتوں کی وجہ سے ہماری دعوت الی اللہ کی کوشش بھی بارآور ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سوں کو مَیں نے ملاقات کے دوران اخلاص و وفا سے پُر پایا ہے۔ اور ان کو دعاؤں کی قبولیت پر یقین سے پُر پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اس کی رضا کی کوشش ان کی باتوں سے عیاں تھی۔ بہت سی عورتوں اور مردوں نے اپنے اور اپنی اولاد کے دین میں ترقی کرنے کی باتیں کی ہیں ان کے لئے دعا کے لئے کہتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ خلافت اور جماعت سے بھی ان لوگوں کا پختہ تعلق ہے۔

پس اس تعلق اور اس جذبہ کو نہ صرف کبھی آپ نے مرنے نہیں دینا بلکہ اس میں ہر روز اضافہ کی کوشش کرنی ہے۔ اور اس کے لئے جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدائے واحد و یگانہ کی عبادت اور نیک اعمال ایک مومن کے لئے انتہائی ضروری ہیں۔

اپنے آپ کو ہر مخفی شرک سے بھی بچائیں۔ یہاں آپ کے آپس میں مختلف مذاہب کے ساتھ تعلقات ہیں اور اُن کی وجہ سے، آپس میں ملنے جلنے کی وجہ سے، بعض بدعات اور غلط رسومات راہ پا جاتی ہیں اپنے آپ کو ان سے ہمیشہ بچا کر رکھیں۔ کیونکہ یہی باتیں پھر آہستہ آہستہ شرک کی طرف لے جاتی ہیں۔ یہاں تعلیم کا معیار ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس صوبہ میں احمدی بھی باقی آبادی کی طرح 100 فیصد تعلیم یافتہ ہیں۔ تو اس تعلیم کو اپنے دین کی حفاظت کے لئے استعمال کریں۔ دینی تعلیم کا حصول بھی آپ لوگوں کا ایک اہم مقصد ہونا چاہئے تا کہ اپنے ایمان کی حفاظت کے ساتھ اپنے بچوں میں بھی دین سے تعلق پیدا کر کے ان کی حفاظت کرنے والے ہوں تا کہ آئندہ نسلوں کا ایمان بھی ہمیشہ ترقی کرتے چلے جانے والا ہو۔ اور پھر اس دینی علم کو استعمال کر کے دعوت الی اللہ میں بھی اہم کردار ادا کرنے والے بنیں۔ یہ سرزمین ایسی ہے جہاں ہندوؤں کے علاوہ یہودی بھی آ کر آباد ہوئے پھر ان کی تلاش میں حضرت عیسیٰ ؑ کے خاص حواری حضرت تھومہ (Thomas) یہاں آئے، عیسائیت یہاں پھیلی۔ پھر جیسا کہ یہاں مشہور ہے حضرت مالکؒ بن دینار کے ذریعہ اور عرب تاجروں کے ذریعہ اسلام کی ابتداء یہاں اسلام کے ابتدائی زمانہ میں ہوگئی۔ اب آپ کو اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کے ماننے کی توفیق دی ہے تو اس پیغام کو ایک خاص کوشش اور جدوجہد کے ساتھ آگے پہنچائیں اور آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے اس حصّہ کی آبادی کو بھی لانے کی کوشش کریں کہ اب دنیا کی اصل نجات آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے آنے میں ہی ہے۔ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اسی لئے بھیجا ہے۔

پس اب ہم پر یہ ذمہ داری ہے کہ اس پیغام کو جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا میں پھیلانا مقدر فرمایا ہے تو ایک کوشش کے ساتھ پھیلانے کی طرف توجہ کریں۔ دنیا کی توجہ اب پہلے سے بڑھ کر احمدیت کی طرف ہو رہی ہے۔ آپ نے اپنے علاقہ میں بھی میڈیا کے ذریعہ محسوس کیا ہوگا اور مخالفت میں بھی اور سننے کے لئے بھی اب دنیا کی ایک خاص توجہ احمدیت کی طرف ہوگئی ہے۔ پس اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ہمیں پہلے سے بڑھ کر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مجھے دعاؤں کا ہتھیار دیا گیا ہے۔ اس لئے دعاؤں کی طرف ہمیں بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہی ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کامیابی کا باعث بنیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین